الحمد للہ کہ یہ اوراد و ختمات [illegible]

مسمی بہ [illegible]

مجموعہ
ختمات خواجگان
معہ سلسلہ
چشتیہ

از تالیفات فقیر عبد القادر قریشی [illegible]
غلام قادر عفی عنہ باجازت مولف

فیض عالم پریس لاہور میں شائع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الشافی والصلوٰۃ علیٰ حبیبہ المعافی وآلہ وصحبہ الذین ہم الکافون۔ پس چند فوائد مختصر برائے عوام مسلمان یکتا و مخلصان بے ریا کتب صوفیہ کرام سے تحریر کئے جاتے ہیں کہ ہر وقت دنیا و آخرت میں موجب آسانی کا ہو دیں۔ اور یاد خدائے کریم و بزرگان دین سے غافل نہ ہو دیں اور اوراد و ختمات مناسب الوقت ... کو کرکے بروقت ضرورت بارگاہ حق سبحانہ وتعالیٰ میں عرض حاجت کرکے فیض یاب ہو دیں فقیر کو بدعائے خیر یاد فرماویں۔ اول اوراد کا ستر ہزار کلمہ طیبہ ہے جو شخص ستر ہزار ایک جلسہ میں پڑھے دعا اوسکی مقبول ہوتی ہے اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکیہ میں بیان فرمایا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے ستر ہزار کلمہ طیبہ پڑھا ہو یا کسی نے پڑھکر اوس کا ملک کیا ہو وہ جنت میں داخل کیا جاوے اس حدیث کو حافظ نجم الدین غیطی نے بھی اس عنوان سے بیان فرمایا ہے کہ شیخ ابو العباس قصاب نے اس حدیث کو عجیب قصہ میں صحیح یقین کر لیا ہے کہ اون کے خادم کی والدہ فوت ہوگئی جب اوسکو خبر وفات والدہ کی ہوئی تو وہ بیہوش ہو گیا ابو العباس رضی اللہ عنہ نے ستر ہزار کلمہ اوسکی ماں کو بخشا تب وہ خادم ہوش میں آگیا شیخ نے پوچھا کہ بیہوش ہوگیا تھا جب ہوش میں کیسا آیا اوس نے

گئے ہیں میں بیہوش ہوگیا اب ناگہاں دیکھا کہ فرشتے اوسکو دوزخ سے
نکالکر بہشت میں لے گئے ہیں ہوش میں آگیا ہوں اور خوش ہوں
اسیواسطے بزرگان دین نے وظیفہ کلمہ طیبہ کا کل مشکلات دنیا و دین کے
واسطے مقرر فرمایا ہے اور فرمایا کہ جسکے دل میں نام پاک اللہ تعالے کا
ہو اوسکی زبان تازہ اور چہرہ خوش نما رہتا ہے۔

برائے حفظ از ہر بلاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا وَکِیْلُ یَا رَقِیْبُ یَا اللّٰهُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ جب کسی کی آنکھ پھڑکے تو کوئی آیت قرآن شریف کی پڑھے
پس نحوست اوسکی رفع ہوجاتی ہے اور یہ دعا بھی پڑھا کرتے ہیں اَللّٰهُمَّ
لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ وَلَا طَیْرَ اِلَّا طَیْرُکَ وَلَا ضَیْرَ اِلَّا ضَیْرُکَ وَلَا اِلٰهَ
غَیْرُکَ دو آیت قرآن شریف کے اندر دو قطب ہیں جیسا دو قطب آسمان
کے ایک شمالی دوسرا جنوبی ایک آیت یہ ہے ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ
الخ دوسری مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ آخر سورہ تک جتنے حرف قرآن شریف میں
ہیں اتنے ہی ہر ایک آیت میں ہیں گویا کہ سارے قرآن شریف کی تاثیر اور خواص
ان میں ہیں جو شخص وقت چاند دیکھنے کے اول شب میں یہ دعا پڑھے تو تمام
مہینہ آرام سے گذرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اَنْعَمْتَ عَلٰی اٰبَائِکَ وَنَعْمَائِکَ بِمِثْلِ مَا
حَمِدْتَ بِهٖ عَلٰی نَفْسِکَ وَبِمِثْلِ مَا حَمِدَ الْعَابِدُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصَّابِرِیْنَ عَلٰی مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ وَاَسْتَغْفِرُکَ مِثْلَ مَا اَسْتَغْفَرَکَ الْمُسْتَغْفِرُوْنَ

الَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا
لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَتُوْبُ مِثْلَ مَا تَابَ جَمِیْعُ التَّوَّابِیْنَ
الَّذِیْنَ اِذَا جَعَلْتَ تَوْبَتَھُمْ مَقْبُوْلَۃً وَ عَزَمْتَ لِنَجَاتِھِمْ وَ اَعِذْنِیْ مِنْ
کُلِّ سُوْٓءٍ یَا غِیَاثَ کُلِّ مَکْرُوْبٍ یَا مَنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرِّیْنَ
اِذَا دَعَوْکَ لِکَشْفِ السُّوْٓءِ وَ اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِکْشِفْ
مَا اَنَا فِیْہِ مِنَ الْھُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ۔

طریق ختم خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم

سہ شنبہ یا شب جمعہ کو حسب ضرورت جس روز کہ ضرورت ہو غسل اور
وضو کرے اور دوگانہ وضو کا پڑھے اور دوسرا دوگانہ اس طور پر پڑھے کہ
ہر رکعت میں آیت الکرسی سات سات دفعہ پڑھے اور بعد سلام کے ثواب اس کا
ارواح طریقہ نقشبندیہ کو بخشے بعد اس کے دس دفعہ یہ دعا پڑھے یا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ
یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ
یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ بعدہ سورہ فاتحہ ہفت بار با بسم اللہ بعدہ درود شریف
[illegible] بعدہ سورہ الم نشرح با بسم اللہ (۷۹) دفعہ بعدہ قل شریف ایک
ہزار ایک دفعہ بعدہ فاتحہ ہفت بار بعدہ درود شریف سو دفعہ بعد دعا حاجت
یا مجیب الدعوات

طریق ختم قادریہ

اول جو روز کہ [illegible] رکھے اول یوم بدھ دوم یوم جمعرات سوم یوم جمعہ جس روز
[illegible] دو رکعت میں آیت الکرسی ایک [illegible] خلوص کے گیارہ بار
[illegible] ختم شروع کرے [illegible] ایک سو گیارہ دفعہ

پھر درود شریف (۱۱) دفعہ پھر کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۔ (۱۱) دفعہ بعدہ سورہ الم نشرح ایک ہزار ایک سو گیارہ (۱۱۱۱) دفعہ بعدہ درود شریف ایک سو گیارہ دفعہ پڑھ کر حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے روح مبارک کو بخشے۔ بعدہ دعا کرے (۷۰) بار اور یا مجیب (۵۵) بار یہ ختم کبیر ہے اور ختم صغیر یہ ہے

طریق ختم صغیر غوثیہ عالیہ

اول درود شریف (۱۱۱) پھر کلمہ تمجید (۱۱) دفعہ سورہ یٰسین ایک دفعہ سورہ الم نشرح ایک سو اکتالیس دفعہ بعدہ درود شریف (۱۱) دفعہ پھر دعا دے ثواب بروح پاک حضرت غوث اعظم قدس سرہ۔ اگر بڑی ضرورت ہو تو ختم کبیر کرے ورنہ از ختم صغیر کام آسان ہو جاتا ہے۔

طریق ختم خواجگان چشتیہ

اول فاتحہ ۷ دفعہ بعدہ درود شریف سو دفعہ بعدہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۳۰۳) دفعہ بعدہ سورہ الم نشرح بالبسم اللہ (۳۰۳) دفعہ بعدہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ آخر تک (۳۰۳) دفعہ بعدہ فاتحہ ۷ بار بعدہ درود شریف سو بار بعدہ ختم کرے

فوائد بسم اللہ شریف

بہت پڑھنا بسم اللہ کا موجب برکت و کشائش رزق ہے اور موجب حاجت روائی و حل مشکلات کا ہے۔ اور سوتے وقت ۲۱ دفعہ پڑھے تو رات اس کی بخیر و عافیت گذرے۔ اور شر جن و آدمی و آفت شیطان و موت ناگہان سے امن رہے۔ اور اکتالیس دفعہ مجنون یا مرگی والے کے کان میں پڑھے تو اس کو ہوش آجاوے۔ اور ظالم کے سامنے پچاس دفعہ پڑھے تو اس کے ظلم سے محفوظ

رہے۔ اور بوقت شروع بارش یا عین بخش ترتیب میں فلان وزراعت فلان اکثر دفعہ پڑھے تو زمین مقصود پر بارش ہووے۔ اور سو دفعہ روزمرہ سات دن تک کسی درد کیواسطے پڑھے تو درد دور ہو جاوے۔ بیوم جمعہ جب خطیب خطبہ شروع کرے اور یہ شخص ایک سو تیرہ[۱۱۳] دفعہ بسم اللہ شریف پڑھے اور بروقت دُعا امام کے دُعا مانگے تو حاجت روا ہووے۔ اور اگر (۷۸۶) دفعہ روزمرہ ختم کی طرح پر سات دن پڑھا کرے تو مطلب حاصل ہووے۔ اور اگر ہزار دفعہ روزمرہ صبح کو پڑھے تو مشکلات آسان ہوں ہزار دفعہ پڑھکر مینہ کے پانی پر دم کرکے صبح کیوقت نہار پلا دیں تو کُند ذہن کا ذہن صاف ہو جاوے۔ اگر مجنون یا مکروب یا محبوس روزمرہ ہزار دفعہ پڑھتا رہے تو قید و کرب سے خلاصی پاوے اور ہزار بار بوقت طلوع پڑھکر بارش کے پانی پر دم کرکے جسکو جس ارادہ پر پلاوے وہ اچھا درست ہو جاوے اور فہیم و ذکی ہو جاوے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ختم بسم اللہ شریف کا برائے قضاء حوائج یہ ہے۔ کہ بارہ ہزار دفعہ پڑھے اول دوگانہ ادا کرکے ہزار دفعہ پڑھکر دوگانہ پڑھے اور دعا مانگے پھر ہزار بار پڑھکر دوگانہ ادا کرتا جاوے بارہ ہزار ختم کرے اللہ تعالے اوسکی حاجت پوری فرماویگا۔ اور حضرت شیخ محی الدین قدس سرہ نے فرمایا۔ کہ میری وصیت یاد رکھو کہ ہر کام و کلام کے اول بسم اللہ کو مفتاح بناؤ جلوس و قعود و قیام و نیام و وضو و نماز و قراءت میں جو کوئی یہ کام بہرحال بالالتزام کریگا اللہ تعالے سکرات الموت و سوال منکر و نکیر کا آسان کریگا اور تنگی قبر کی نہ ہوویگی اور قبر اوسکی کشادہ ہوویگی اور منور اور قبر سے گورا چٹا نورانی نکلیگا۔ اور حساب وسکا آسان ہوویگا۔ میزان اوس کی بھاری ہوویگی۔ اور پلصراط سے بجلی کیطرح گذر جاویگا۔ بہشت میں مغفرت اور

سعادت کے ساتھ داخل ہو دیگا جیسا کہ خواص القرآن میں لکھا ہے۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جس کو کوئی حاجت در پیش ہو وہ تین روزے رکھے اوّل بدھ کو دوم جمعرات کو تیسرا جمعہ کو جمعہ کے روز غسل کرے اور وضو کر کے مسجد کی طرف جاوے اور اوس وقت کچھ صدقہ دیوے تھوڑا ہو یا بہت ہے تو اچھا ہے جب جمعہ پڑھ چکے تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَاَتْ عَظَمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَنَتِ الْوُجُوْہُ وَخَضَعَتْ لَہُ الرِّقَابُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ وَذَرَفَتْ مِنْہُ الْعُیُوْنُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعْطِیَ حَاجَتِیْ (اس جگہ اپنی حاجت کا نام لیوے اور فرمایا کہ سفہا کو اس دعا کی تعلیم نہ کریں کہ وے لوگ ناحق بد دعا کر کے مسلمان کا نقصان کرتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دعا سے پہلے بسم اللہ پڑھی جاوے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ بسم اللہ اکیس دفعہ لکھ کر بچہ کے گلے میں ڈالیں تو سب آفات سے محفوظ رہے اور ۳۵ بار لکھ کر گھر میں معلق کرے تو شیطان و جن سے محفوظ رہے گھر میں اور مال میں اور کسب میں برکت ہو دیگی اور کوئی آسیب نہ پہنچیگا اور اگر دوکان میں لٹکاوے اس میں نفع بہت ہوگا اور کوئی حاسد اور ظالم اوسکی طرف نہ دیکھے گا۔ جو شخص پہلی تاریخ ماہ محرم کے ایک سو تیرہ دفعہ لکھ کر اپنے

پاس رکھے تو کوئی آسیب نہ پہنچیگا اوسکو اور اوسکے گھر والوں کو عمر بھر کوئی تکلیف
نہ پہنچیگی۔ جو شخص ایک سو ایک دفعہ سفید کاغذ پر لکھکر باغ میں دبا دے تو
پھل بہت ہوگا اور کھیتی اوسکی اچھی ہوگی۔ اپنے وقت پر پھل پورا دیگا اور
سب آفتوں سے محفوظ رہیگا اور اوس میں برکت بہت ہوگی۔ اور اگر کوئی
سفید کاغذ پر ہزار دفعہ لکھے اور لکھکر اپنے پاس رکھے تو دشمنوں کے نزدیک
اوسکی ہیبت ہوتی ہے اور دوستوں کے نزدیک پیارا ہوتا ہے اور لوگوں
میں باعزت ہوتا ہے اور اوس پر دروازے خیرات کے کھل جاتے ہیں اور اگر
ستر بار لکھکر میت کے کفن میں رکھا جاوے قبر کے عذاب سے محفوظ رہے
منکر نکیر کا جواب آسان ہو اگر اسم ذات کسی برتن پاک میں لکھے کہ برتن پر
ہو جاوے اوسکو بارش کے پانی سے گھول کر مرگی والے کو پلا دے تو مرگی
دور ہوگی اور اگر سانپ یا بچھو کاٹ جائے تو اسم اللہ کے حروف مقطعات لکھکر
سلام علی نوح فی العلمین لکھے اور پانی میں پلائے تو اچھا ہو جائے
کوئی رحمن لکھکر اور یا رحمن ایک سو پچاس دفعہ لکھکر اوس پر پھونکے اور کسی ظالم
کے سامنے جاوے تو وہ ظالم دب جائیگا۔ جو شخص اسم الرحیم دو سو اوٹھانوے ۲۹۸
دفعہ لکھکر پاس رکھے وہ شیطان سے محفوظ رہے اور جسکو درد سر ہو حروف الرحیم
کے عدد لیکر اکیس دفعہ لکھکر سر پر باندھے اللہ تعالے اوسکو شفا دیگا۔ ہرقل
قیصر روم نے حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ کو لکھا کہ میرے
سر میں درد رہتا ہے جس سے طبیب عاجز ہیں کوئی دوا بھیجو آپنے ٹوپی بھیجی
جب وہ ٹوپی سر پر رکھتا تو درد دور ہو جاتا اور جب ٹوپی کو اوسنے کھول کر
دیکھا تو کاغذ پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی تھی جیسا کہ تفسیر روح البیان
میں لکھا ہے۔ اور آیۃ الکرسی ہر نماز فرض کے بعد پڑھے اللہ تعالے نے

سب گناہ اوسکے بخشدیگا - اور سوتے وقت اگر پڑھے تو شیطان سے محفوظ رہیگا
غصہ کیوقت اگر پڑھے اور بائیں طرف تھوک دے تو غصہ جاتا رہے - آیت
الکرسی کے حرف ۱۷۰ ہیں ہر ایک حرف کا نفع عظیم ہے یہ ہر دو قسم کے
منافع پر مشتمل ہے - اس آیت کے پڑھنے والا باعزت اور مقبول ہوتا ہے
مریخ کی ساعت میں پڑھے تو محبوب الخلائق ہو اور اگر زحل کی ساعت
میں پڑھے تو بادشاہ کے نزدیک معظم ہو اور اگر مشتری کی ساعت میں پڑھے
تو غم دور ہو شمس کی ساعت میں پڑھے تو اپنی ملازمت میں رتبہ پاوے اور
مقبول نظر امیر ہو اور زہرہ کی ساعت میں پڑھے تو محبوب ہو درمیان زن
ومرد اور عطارد کی ساعت میں پڑھے تو دشمن اسکے ہلاک ہوں - تعداد
حروف ۱۷۰ ہیں ورد بھی ایکسو ستر مرتبہ کیا جاوے - مگر شیخ ابو الفرح نے
فرمایا کہ یہ ساعت کی قید مشائخ کے نزدیک غیر معتبر ہے بلکہ ان کے نزدیک
شرط مداومت ہے ساعت نجومی کا کوئی اعتبار نہیں تاثیر اسماء اللہ کی اور
آیت شریفہ کی ستاروں پر منحصر نہیں حضرت نے فرمایا کہ گناہ رزق کا
مانع ہے اور عمل صالح رزق کا جامع ہے - اسلام میں نحوست متعلق بہ گناہ
ہے اور سعادت متعلق بہ فلاح ہے یہ فوائد مذکورہ بالا مقید کسی خاص
وقت کے نہیں - اگر کوئی اس آیت کو ہزار بار چالیس یوم تک پڑھے ہر کام
کی سب مراد حاصل ہوں - اگر ہمیشہ ہزار بار کا وظیفہ مقرر کرے تو مطالب
دینی اور دنیوی حاصل ہوں - شیخ ابو العباس بونی رح نے فرمایا کہ
کلمات اس آیت شریف کے پچاس ہیں اگر پچاس دفعہ پڑھ کر بارش کے
پانی پر دم کرکے پیئے عقل و فہم زیادہ ہو اور اگر پچاس دفعہ روزمرہ پڑھے
تو مقصد حاصل ہوں - وقف اسکے پانچ ہیں - بعض نے ہندوا اور بعض

نے ستر دکیے ہیں اگر موجب وقف جب گھر سے نکلے پانچ دفعہ پڑھے۔
لوٹ کرگھر آنے تک وہ ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اور جب گھر میں داخل
ہووے تب پڑھے تو باعث برکت ہو جو شخص کسی ظالم حاکم کے پاس جاوے
تو آیت الکرسی پڑھکر یہ اسمائے پڑھے۔ یا حی یا قیوم یا بدیع السموات
والارض یا ذا الجلال والاکرام اسئلک بحق ھذہ الایات الکریم
وما فیھا من الاسماء العظیمۃ ان تلجم فاہ عنی وتخرس لسانہ
حتی لا ینطق الا بالخیر او تصمت خیرک یا ھذا ابی عینیک
وشرک تحت قدمیک اوسکی پاس جاوے۔ حاکم جابر کا دل
فوراً مائل بنرمی ہوجاویگا۔ امام غزالی رح نے فرمایا کہ بصرہ میں ایک آدمی ڈاڑھ
کی درد کے لئے دم کیا کرتا تھا اور عمل نہیں بتاتا تھا جب مرنے لگا اپنے
پاس والوں کو یہ بتلا گیا کہ پوشیدہ رکھنا گناہ ہے المص کھیعص حمعسق
لا الٰہ الا ھو رب العرش العظیم۔ اسکن ایھا الوجع بالذی ان
یشا یسکن الریح فیظللن رواکد علی ظھرہ ان فی ذلک لایت لکل
صبار شکور ولہ ما سکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم
کذا فی خواص القرآن۔ اگر آیت الکرسی سو بار پڑھ کر یا اللہ یا حی یا قیوم
یا علی یا عظیم ایک ہزار تین سو ستر بار پڑھے اور یہ کہے اسئلک بنور
عرشک وروح محمد ان توسل خادم ھذہ الایت الشریفۃ الی فلان بن
فلانہ اور اسکے صورت کا خیال کر ہو اور کہے بالشھاب من سحر جواب عن التار اور
اس نیزہ خیالی کے ساتھ اس شخص کی طرف اشارہ کرے اور نماز پڑھ کر
سو رہے یہ عمل جمعرات کو کیا کرے سات جمعراتوں تک مطلب دلی حاصل ہو۔
اگر اس آیت الکرسی کو اپنے ورد اوسے کے اوپر لکھیں تو باعث فسنرونی

رزق ہو۔ اور جو پڑھا آئے۔ کسی نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ مجھ کو
استسقا کی بیماری ہے۔ اس کا علاج فرماؤ۔ کہا کہ کستوری اور زعفران
کے ساتھ پیٹ پر آیت الکرسی لکھو اور صاف برتن میں لکھکر پی لو۔ اس میں
دس مرض کی شفا ہے کیونکہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے
سُنا ہے۔ کہ آیت الکرسی کی ایک زبان ہے اور دو لب ہیں جس سے
تسبیح خداوند کریم کی ادا کرتی ہے ہر ایک بیماری شکم کے لئے پاک برتن میں
تین دفعہ لکھکر پئے مگر حرف جدا جدا ہوں اور پینے وقت نیت شفاء
اوس بیماری کی دل میں کرے اور کل امراض بدنی کے لئے کستوری
زعفران اور گلاب سے لکھکر پئے تین مرتبہ آیت الکرسی لکھے اور ایک
دفعہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ الخ کو لکھکر
پانی سے گھول کر پی لے اور اوسپر سات بار آیت الکرسی پڑھکر دم کرے
اور پی لے تین دن صبح و شام پئے شفا ہو۔ حضرتؐ نے ایک شخص کو
فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب
الناس صبح و شام پڑھا کرے۔ اسکے دُنیا اور آخرت کے کام درست
ہو جائینگے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے حدیث بیان کی ہے۔ کہ عبداللہ
ابن عباس نے کہا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر کسی کو حاجت درپیش
ہو وضو تازہ کرکے ایسے مقام میں جاوے جہاں کوئی نہ دیکھے اور چار رکعت
نماز ایک سلام کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں الحمد ایک دفعہ اور
قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ دوسری میں الحمد ایک بار و قل ہو اللہ بیس بار
اور تیسری رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ تیس بار اور چوتھی رکعت میں
الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ چالیس بار جب سلام پھیرے تو قل ہو اللہ

پچاس بار درود شریف پچاس بار۔ اور استغفار پچاس بار۔ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پچاس بار پھر اپنی حاجت کا سوال کرے ۷ بار۔ اللہ تعالے حاجت اوسکی پوری کریگا۔ اگر قرضدار ہوگا تو قرض سے نجات پاویگا اور اگر فقیر ہو اللہ تعالے اوسکو غنی کریگا۔ اور اگر گنہگار ہے تو خداوند کریم اوسکے گناہ بخشدیگا اور اگر مسافر ہو تو وطن میں باخیر وعافیت پہنچاویگا اور اگر لاولد ہے تو صاحب اولاد ہو جاویگا۔

یاعباد اللہ اعینونی جس مطلب کیواسطے تین دفعہ پڑھے خدا تعالی آسان فرماوے اگر کوئی چالیس تک مفتوح لکھے سر واسطے لکھیے اور اوسکو دے جسکے خون جاری ہو تو خون بند ہو جاویگا۔

اگر کوئی پچھلی رات وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھے اور یہ اسماء الہی پڑھے۔

اللہ حقٌ عظیمٌ باعثٌ فاعلٌ علیمٌ عدلٌ نافعٌ بدیعٌ عزیزٌ غفورٌ جامعٌ سمیعٌ رفیعٌ سریعٌ متعالٌ معیدٌ مغنیٌ ذ معزٌ مانعٌ تو اللہ تعالے اوسپر فتح باب مناجات کا فرماویگا۔ دونوں جہان یعنی دین و دنیا اوسے حاصل ہوں اور اگر صبح کی نماز کے بعد روزمرہ بیس مرتبہ پڑھا کرے تو دین و دنیا کے کام سب درست ہوں اور اگر ہفتہ کے روز صبح کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھے اور کسی ظالم پر بددعا کرے تو وہ ہلاک ہو۔

یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کا وظیفہ پڑھنا جو اکثر مشائخ چشتیہ و قادریہ نے اپنے معمولات اور ارشادات میں تحریر فرمایا ہے ہیں کہ یہ وظیفہ مبارک بعد نماز دوگانہ کے اور درود شریف سو بار پڑھ کر اسم اعظم کو پانچ سو دفعہ پڑھے اور بعدہ سو دفعہ درود شریف پڑھکر

شتر دفعہ دعا مانگے یہ وظیفہ مستقیم ثبوت و امر کے ہے ایک پکارنا حضرت
شیخ غوث الاعظم قدس سرہ کا۔ دوم طلب کرنی کسی شے کی برائے خدا اور
اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ پکارنا غائب اور میت کا شرعاً کس دلیل اور سند
سے جائز ہے دوسرا طلب کرنا کسی چیز کا خدا کے واسطے اس سے وہم ہوتا ہے
کہ کچھ خدا تعالیٰ کو اس چیز کی حاجت ہے یہ ناجائز ہے جواب اس کا
یہ ہے کہ امر اول حدیث قدسی سے ثابت ہے کہ بندہ خاص جب فرائض
سے فارغ ہو کر نوافل میں سلوک کرتا ہے تو جسقدر ترقی عبادت میں ہوتی
ہے اوسی قدر قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے شدہ شدہ سلوک کے انتہا کو
پہنچتا ہے یعنی قرب الٰہی اس طریق پر حاصل ہوتا ہے کہ نور الٰہی اوس کے
حواس ظاہری کے ساتھ اوسقدر ہو جاتا ہے کہ حس مغلوب ہو کر حکم نابود کا
رکھتی ہے یعنی بے اثر ہو جاتی ہیں اور نور الٰہی کا اثر ظاہر ہوتا ہے ظاہر
میں حواس بشر کے محسوس ہوتے ہیں لیکن فعل الٰہی اس سے صادر ہوتا ہے
دیکھنے والا سمجھتا ہے کہ فعل بندہ سے صادر ہے لیکن درحقیقت فعل
الٰہی ہوتا ہے جسطرح نور الٰہی کے سامنے کوئی حد قرب اور بعد کی نہیں اور
نہ کوئی حجاب مانع اثر اور فعل کا ہو سکتا ہے ویسا ہی اس بندہ کے
حواس بے انتہا ہو جاتے ہیں بُعد اور حجاب مانع اون کے فعل اور اثر کو نہیں
روک سکتا اسکا نام اصطلاح صوفیہ میں قرب نوافل ہے۔ اس درجہ میں
ہاتھ اوس بندہ کا ہاتھ الٰہی ہے اور اس بندہ کو لقب محبوبیت کا عطا
ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰى یعنے تینے نہیں پھینکا جب پھینکا تھا لیکن خدا نے پھینکا اور فَلَمْ
تَقْتُلُوهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ یعنی اے اصحاب حضرت کے تم نے ان کو

نہوں نے قتل کیا لیکن اللہ تعالےٰ نے اونکو قتل کیا ان آیات سے ظاہر
یقین ہوتا ہے کہ فعل بندہ کا نہیں بلکہ فعل خدا تعالیٰ کا ہے اسی طرح
تمام حواس سے جو کام ظاہرہ صادر ہوتا ہے وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ سے
ہوتا ہے پس دیکھنا اور سننا اس بندہ کا مثل دید او شنید دوسرے
بندوں کے نہیں کہ دوسرے بندے محبوس طاقت بشری ہیں ایسا
اور یہ ولی اللہ آزاد اوس قید سے ہے جیسا کہ حضرت غوث اعظم قدس سرہ
نے مقالہ سادس یعنی چھٹا اور سادس عشر یعنی سولہواں ہیں مقالات
کتاب فتوح الغیب میں فرمایا ہے کہ بندہ جب قید اوصاف بشریت سے
خلاصی پاتا ہے تو اوسکو تخت اوفر کی بہار کباد ملتی ہے اور لقب اوس کا
صدیق اکبر ہوتا ہے اور علم غیب عطا ہوتا ہے۔ اور تکوین اشیاء باذن
خالق اشیاء کے دنیا میں عطا ہوتی ہے اور آخرت میں علاوہ بریں بے
نہایت عطایات اور خلعت اونکو ملینگے اس بیان سے صاف ثابت
ہے کہ محبوبان الٰہی کو پکارنا دور اور نزدیک سے یکساں ہے جب
اونکو علم مغیبات کا عطا ہو گیا اور تکوین اشیاء کی اونکا وصف بن
گیا تو یا شیخ کا پڑھنا بحضور علمی جائز ہے بلکہ واجب ہے کیونکہ اگر
یقین اس حضور کا نہ کرے تو منکر حدیث قدسی کا اور فرمان غوث
اعظم قدس سرہ کا ہے جسکا سو منکر انکا کافر نہیں تو گمراہ تو ضرور ہے اور
دوسرا مطلب یہ کہ نامزد شئے کا واسطے خدا تعالےٰ کے یہ معنے رکھتا ہے کہ
برائے اکرام اور خوشنودی خداوند کریم یہ چیز عطا فرماوے نہ عوض کسی ہدیہ
یا خدمت یا حق قرابت کے اور عطا کسی چیز کی جو اونکے پاس ہو موجب
رفع درجات اون محبوبان الٰہی کے ہوتی ہے جیسا علم کا پڑھانا یا طعام

یعنی چھٹا
سر ۱۰

کا کھلانا اور پانی کا پلانا اور بیمار کا علاج کرنا اور بھولے بھٹکے کو راستہ پر لانا یا مدیوں کا قرضہ ادا کر دینا یا کسی حاجت مند کی حاجت روا کر دینا خدا تعالےٰ کے نزدیک موجب رفع درجات وخوشنودی حق تعالیٰ کی ہوتی ہے ویسا ہی ان محبوبان کے دربار سے حاجت روائی سایل کی موجب اجر عظیم کی ہے اور خوشنودی خدائے کریم کی ہے اصل بات تو یہ ہے کہ سایل محتاج کسی بندہ سے سوال کرتا ہے تو وہ بندہ کریم عارف باللہ بہت خوش ہوتا ہے کہ اس سائل نے مجھ سے یہ عبادت باسعادت کرائی جس کے سبب میرا قرب عنداللہ زیادہ ہوا اسی واسطے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ جب کوئی سایل آتا تو فرماتے۔ مرحبا بالحامل بلا اجر ای خوش آیا حامل باربردار ہمارا بلا اجرت کہ ہماری چیز کو یہاں دنیا میں لیکر قیامت کے روز پلہ میزان میں جاکر رکھیگا یعنی عنداللہ پہونچاویگا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص کوئی چیز محتاج کو دیتا ہے وہ محتاج قیامت کے روز اوس چیز کو پلۂ میزان نیکی میں رکھیگا اگر یہ مسئلہ شریف مسلمانوں کو بالیقین معلوم ہو تو یقین ہے کہ کبھی سایل محتاج کو ناکام رخصت نہ کریں اور پکارنا اولیاء اللہ کا موجب فتح الباب قبولیت دُعا کا ہے یعنی اللہ تعالےٰ ان کے نام لینے والے پر دروازہ رحمت اور عطا و حاجت روائی کا کھول دیتا ہے چنانچہ اکثر بزرگان دین سے ثابت ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کہ جب تم کو حاجت ہو تم میرا نام لیکر دُعا کرو اللہ تعالےٰ قبول فرماویگا جیسا نفحات الانس میں ہے کہ جیسا حضرت شیخ المشائخ معروف کرخی قدس سرہ نے حضرت شیخ سری سقطی قدس سرہ

کوارشاد فرمایا اور حضرت امام جعفر صادق نے اپنے مریدوں کو فرمان
کیا کہ میرا نام موجب امان ہے از جہر بلا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
نے بھی نابینا کو ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے کی جناب میں اس طرح
دعا کر خداوندا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا
ہوں تیرے حبیب کے ساتھ وسیلہ کرتا ہوں یا محمد میں آپ کے ساتھ
وسیلہ پکڑتا ہوں جناب باری کی طرف کہ میری حاجت پوری کرے
اوس نابینا نے حسب الحکم حضرت کے ویسا ہی کیا تو حاجت اوس کی پوری
ہوئی مراد اوسکی بینائی تھی بینا ہو گیا یہ بات حضرت عثمان بن حنیف کو
معلوم تھی ان کے سامنے ایک شخص نے شکایت کی چند روز ہوئے
کہ میں حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رض کے حضور میں کسی حاجت
کے واسطے جانا چاہتا ہوں چند بار گیا اجازت اندر جانیکی نہ ملی اب
حیران ہوں انہوں نے فرمایا دو رکعت نماز پڑھکر یہ وظیفہ پڑھ اَللّٰھُمَّ اِنِّی
اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰے یَا حَبِیْبَنَا یَا مُحَمَّدُ اِنِّی اَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّی
لِیَقْضِیَ حَاجَتِی دلائل الخیرات میں ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ جب اوسنے یہ وظیفہ
پڑھا حضرت امیر المومنین عثمان رض کے دروازہ پر گیا اور اذن چاہا تو
حضرت امیر المومنین نے بڑی خوشی سے فوراً بلا لیا اور حاجت اوسکی
پوری کردی تب سے یہ وظیفہ اصحاب کبار میں مشہور ہو گیا اور مشائخ
نے اپنے وظائف میں درج کر دیا اور جاری کیا جیسا کہ دلائل الخیرات
میں بھی درج ہے مگر ملا احمد بونی نے شمس المعارف میں دو اسم
حضرت صلعم کے زیادہ کر کے اسطرح پر لکھا ہے کہ یہ عمل اندرون خانہ
در خانہ تنہا کوٹھڑی میں کرے اور وظیفہ میں ۳ یا محمد یا محمد یا

یا ابا القاسم باآواز بلند سو دفعہ پڑھے مطلب حاصل ہو اس وظیفہ میں
ندا غائب کو ہے اصحاب کبار اور اولیائے عظام کا معمول رہا ندا نا جائز
ہونیکی کوئی وجہ نہیں انبیاء کرام اور اولیاء اللہ کو کشف تام ہوتا ہے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور وارثان حضرت کا کشف سب سے
زیادہ ہے اور مقام محبوبیت میں ہیں انکا اطلاع ان حضرات کا دور
سے موجب انکا مرتبہ محبوبیت کا ہے اگر حجاب مانع ہے تو عوام الناس کو
ہے اولیاء اللہ دور سے جیسے دیکھتے ہیں ویسے ہی سنتے ہیں یہ قوت دید
اور شنید کی بنور اسماء الٰہیہ ہوتی ہے کہ ان کا روح اور حواس منور
بنور اسماء الٰہیہ ہوتے ہیں جیسا کہ مضمون حدیث قدسی کا ہے بلکہ شاہ
عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں سورہ مزمل کی تفسیر میں لکھا
ہے کہ الوہیت اللہ کے دو وصف خاص ہیں ایک یہ کہ جمیع اصوات
جمیع حیوانات کے ہر زمان و مکان میں خفی ہوں یا جلی یعنی سماوی
اور ارضی یعنے ملائکہ کے اور حیوانات بحری کے اور حشرات الارض
وغیرہ کے سنے اور مراد انکی سمجھے جسکا نام احاطہ علمی ہے دوسرا
وصف یہ ہے کہ ذاکر کی قوت مدرکہ کو اپنے نور سے پر کر دیوے پس
اولیاء اللہ جو جمیع لطائف کے ساتھ ذکر اللہ میں محو ہو گئے بعد فنا کے
انکو مقام بقاء کا عطا ہوا کہ اس مقام میں اوصاف باری تعالےٰ
کے اوصاف انکے بن جاتے ہیں سو اس اوصاف کے سامنے
کوئی چیز محجوب اور دور نہیں ہوتی سب چیز کو عیاناً دیکھتے ہیں اور
سب کی آواز سنتے ہیں اور نیز حدیث قدسی میں وارد ہے کہ اللہ
تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ یعنی میں بیٹھنے والا

پاس اوس شخص کے ہوں جو میرا ذکر کرے شیخ عبد الحق محدث دہلوی
نے تکملہ مدارج نبوت میں لکھا ہے کہ اس وصف باری تعالیٰ سے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑا اتصال و اتصاف ہے یہ وصف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں خوب جلوہ گر ہے یعنی جب کوئی حضرت
کو یاد کرے تو حضرت اوسکے پاس ہوتے ہیں ایسا ہی وارثان حضرت
جو مقام فنا فی الرسول سے گذر کر اور فنا فی اللہ سے نیز عبور کرکے باقی
باللہ ہو جاتے ہیں ان میں بھی صفات باریتعالے کے جلوہ گر ہوتے
ہیں خصوصاً قطب الاقطاب غوث الاعظم جو مقام محبوبیت میں سب
سے اعلے درجہ میں ہیں اونکو کوئی حجاب اور دوری مانع سماع صوت
سے نہیں ہوتی اونکا فرمانا جو میرا نام پکارے اوس کی حاجت روا
ہوتی ہے دلیل واضح ہے کہ پکارنا بغیر سماع حضرت غوث اعظم
کے بے معنے ہے پکارنے کا تب ہی حکم دیا جب وہ سنتے ہیں۔
آپ نے فرمایا من نادانی باسمی فرجت کربتہ وقضیت حاجتہ
یعنے جو مجھکو میرا نام لیکر پکارے اوسکی سختی دور ہوجاتی ہے اور حاجت
پوری ہوتی ہے جیسا بہجت الاسرار میں ہے اور یہ جو کتاب در مختار
میں لکھا ہے کہ بعضے علما نے شیئاً للہ کو کفر لکھا ہے سو وجہ اس کی
شامی نے اسطرح بیان کی ہے کہ اوس نے معنے شیئاً للہ کے یہ
سمجھے ہیں کہ خدا کو شی کی حاجت ہے پس یہ لفظ بولنا کفر ہے شامی
نے خود جواب دیا کہ یہ معنے مراد نہیں ہوتے بلکہ معنی مراد یہ ہیں کہ
واسطے اکرام اللہ تعالے کے جب یہ معنی مراد ہوں تو شیئاً للہ کہنا
مستحب ہے ظاہر ہے اگر کوئی شخص کسی سے کوئی چیز مانگتا ہے تو

مانگتا ہے سب کی مراد یہی ہوتی ہے کہ واسطے رضامندی اور
اکرام اللہ کے یہ چیز دو اور نہ یہ معنے کہ اللہ تعالے کو حاجت ہے معاذ اللہ
کبھی اس لفظ سے یہ معنے نہیں سمجھتے سوائے اس شبہ کے اور
کوئی وجہ ممانعت کی نہیں۔ یہ شبہ بھی مبنی پر خیال فاسد ہے۔ اور یہ
دور سے دیکھنا اور سننا اصحاب کبار کی شہادت سے ثابت ہے کہ حضرت
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ منبر پر خطبہ پڑھتے ہوئے پکارے
یاساریۃ بن زنیم الجبل الجبل یعنے اے ساریہ (نام امیر لشکر) زنیم کے
بیٹے پہاڑ کو پشت پر لو یعنی پہاڑ کی آڑ میں آؤ لوگ سنکر حیران ہوئے
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ امیر اچھا کہہ رہا ہے انکو کہنے دو
بعدہ عبدالرحمان بن عوف رض نے امیر المومنین سے پوچھا یہ کیوں کہا
فرمایا ساریۃ کی فوج کو دیکھا کہ کفار کی فوج میں گھیرے گئے ہیں۔
پس و پیش سے کفار آگئے ہیں انکو پکار کر کہا کہ تم پہاڑ کی آڑ لو ساریۃ
جب آئے اونسے پوچھا گیا تو اونہوں نے بیان کیا کہ جمعہ کے روز صبح
سے دوپہر تک لڑتے رہے جب سورج سر سے ڈھلا تو کفار کا زور ہوا
اتنے میں آواز حضرت امیر المومنین کی ایک غار سے آئی کہ پہاڑ کی آڑ
لو سو ایسا ہی کیا تو فتح اسلام کی ہوئی اس معاملہ میں ایک ماہ کے
راستہ پر دیکھنا اور آواز کا پہنچانا ولی کا کام ہے جیسا کہ ایک ماہ کا راستہ
ویسا ہی لمحہ کا راستہ مساوی ہے جیسا ولی دور سے دیکھتا ہے ویسا ہی
سنتا ہے اور شعار صحابہ کرام کے ندائے میت کے اکثر ہے جیسا کہ مرثیہ صفیہ
بنت عبدالمطلب کا حضرت کی شان میں مشہور معروف ہے جس کا
مطلع یہ ہے۔ الا یا رسول اللہ کنت رجاءنا وکنت بنا برا

وذلک جاؤیا الخ اور پکارنا ہزار ہا اصحاب کبار کا غزوات ملک
شام میں بوقت قتال یا محمد یا منصور امت امت جیسا غزوہ
یرموک میں ندا کرتے رہے سب کو معلوم ہے اور غزوہ مرج القبائل میں
ہزار صحابہ کا شعار تھا یا محمد یا محمد انزل النصر انزل النصر اور قصہ
ملکہ ماریہ نصرانیہ کا اور خبر دینی حضرت عیاض بن غانم نے اسکو حالات
مخفیہ و واقعات سالہا سال گذشتہ کی باعلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہایت عجیب و غریب ہے بلکہ جملہ واقعات فتوح شام کے ایک سے ایک
موجب روشنی ایمان ہیں ابو الهول حبشی کے زنجیر قید میں کفار کے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم باشارہ توڑ دئے اور چند بار ابو عبیدہ جراح رض کو حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مابین خواب و بیداری کے واقعات کفار سے
آگاہ فرمایا۔ اور حضرت غوث اعظم قدس سرہ کے کرامات و انکشاف امور
غیبیہ کا وہی مستند ہے جو کچھ آپنے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ
میں قیامت تک اپنے مرید و محب کا ہاتھ پکڑنے والا ہوں جب لغزش
کھا جاوے میرے گھوڑے پر زین کسا ہوا ہے اور میرا نیزہ کھڑا ہے اور
میری تلوار برہنہ ہے اور میری کمان پر زہ چڑھائی ہوئی ہے۔ اور
منکرین کشف انبیاء و اولیاء کرام کے جو وجوہ انکار کی عوام کے سامنے
پیش کرتے اور حضرت صلعم نے و حضرت سلیمان و حضرت یعقوب کے
بعض واقعات بیان کرتے ہیں جواب اس انکار کا یہ ہے کہ جب ثبوت و شہادت
شرعی کشف تام کی علمائے امت کو مسلم ہے۔ تو ایسے وجوہات مرجوحہ
کے ساتھ دلیل شرعی کا انکار عناد ہے اور خلاف طریق اسلام۔ اور
منکرین کا استدلال کہ قرآن مجید میں عالم کا لفظ آیا ہے اور ہر جگہ میں

ممانعت ہے کہ سواے اللہ تعالے کے کسی کو نہ پکارو۔ جواب اسکا یہ ہے کہ کلام اللہ شریف میں دعا بمعنے عبادت ہے اور ہر جگہ یہی مراد ہے کہ سواے اللہ تعالے کے کسی کی عبادت مت کرو۔ اور اسی واسطے سجدہ تحیت کو جو سلاطین اور مشائخ کے حضور میں رائج تھا اوسکو شرک و کفر کسی نے نہیں کہا مشرکین و نصاریٰ و یہود جو غیر اللہ کا سجدہ کرتے ہیں۔ وہ سجدہ عبادت کا ہے کہ وہ اپنے معبودوں کے سامنے جو سجدہ کرتے ہیں اوسیکو عبادت جانتے ہیں برخلاف اوسکے کوئی مسلمان سجدہ پیش سلطان و شیخ کے عبادت نہیں جانتا۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ علم غیب نام ہے اوس علم کا جو عقول سے برتر ہو اور وہ علم شریعت کا ہے اور علوم شریعت کے حضرت صلعم پر تمام و کمال ختم ہو گئے۔ ویسا ہی علم غیب حضرت صلعم اور وارثان حضرت صلعم پر ختم ہے دوسرا کوئی دعوے کرے تو کاذب ہے اسی کا نام بصیرت ہے جو اللہ تعالے نے فرمایا۔ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا اِلَی اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ یعنی کہہ کر میں دانا و بینا ہو کر تم کو بلاتا ہوں او میرے وارث اور میں مشرک نہیں۔ نجم علیہ چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فھذہ سلسلۃ من مشائخی فی الطریقۃ الچشتیۃ رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین الی محمد سید المرسلین رسول الثقلین سیدنا ومولانا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ واحبابہ واتباعہ وسلم

إلهي بحرمة أمير المؤمنين وإمام المسلمين أبي الحسن حضرة
علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ
التابعين خير الواعظين حضرة الشيخ أبي النصر الحسن بن أبي الحسن
رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ
أبي الفضل عبد الواحد بن زيد رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ أبي الفيض فضيل بن عياض رضي الله
تعالى عنه إلهي بحرمة أمان الأرض حضرة الشيخ السلطان
إبراهيم بن أدهم البلخي رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ خواجه سديد الدين حذيفة المرعشي
رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ خواجه
أمين الدين أبي هبيرة البصري رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ خواجه ممشاد علو الدينوري
رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ خواجه أبي إسحق
الچشتي الشامي رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ
حضرة الشيخ قدوة الدين خواجه أبي أحمد بن فرسافة
الچشتي رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة
الشيخ محمد بن أبي أحمد الچشتي رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ ناصر الدين أبي يوسف الچشتي رضي الله
تعالى عنه إلهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ خواجه
قطب الدين مودود الچشتي رضي الله تعالى عنه إلهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ حاجي محمد شريف زندني رضي الله تعالى

عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ مقتدى اهل العرفان حضرة خواجه
عثمان هروني رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة
الشيخ خواجه معين الدين حسن چشتي سنجري اجميري رضي الله
تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ شهيد المحبة حضرة الشيخ
خواجه قطب الدين وكيل الباب اوشي بختيار اوشي كاكي رضي
الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة خواجه فريد الدين
شكربار حريق المحبة مسعود الاجودهني گنج شكر رضي الله
تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ سلطان المشايخ
خواجه نظام الدين محبوب الهي محمد بن احمد البداوني رضي
الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ خواجه نصير الدين
محمود الاودهي چراغ دهلي رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ كمال الحق والدين المشهور بعلامه
رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ
سراج الحق والدين رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ
المشايخ حضرة الشيخ علم الدين رضي الله تعالى عنه الهي
بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ محمود المعروف براجن
رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ
جمال الدين المعروف بشيخ جمن رضي الله تعالى عنه الهي بحرمة
شيخ المشايخ حضرة الشيخ حسن محمد رضي الله تعالى عنه
الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ محمد رضي الله تعالى
عنه الهي بحرمة شيخ المشايخ حضرة الشيخ قطب المدينة

المشہور بشیخ یحییٰ المدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ
المشایخ حضرۃ الشیخ شاہ کلیم اللہ الجہاں آبادی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشایخ حضرۃ الشیخ نظام
الدین الاورنگ آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ
المشایخ حضرۃ الشیخ مولانا محب النبی مولوی فخر الدین
محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشایخ حضرۃ
الشیخ خواجہ حافظ نور محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی
بحرمۃ شیخ المشایخ حضرۃ سلطان المشایخ شاہ سلیمان
التونسوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمۃ شیخ المشایخ حضرۃ
صاحب الجمال شمس الحق والدین صاحب السیال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عاقبت دین و دنیائی ایں مسکین بخیر گرداں۔

اور چار رکعت نماز حاجت بعد نماز عشاء کے پڑھے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی تین دفعہ اور (۲) (۳) (۴) رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص اور معوذتین ایک ایک دفعہ یہ نماز برابر لیلۃ القدر کے ہے اور قضائے حاجات کے لئے کافی ہے اور ترمذی نے عبداللہ بن ابی اوفی رض سے روایت کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکو کوئی حاجت ہو خدا تعالیٰ کیطرف ہو یا بندہ کی طرف وہ اچھی طرح سے وضو کرے اور دو رکعت پڑھے بعد سلام کے کلمہ شریف اور درود شریف پڑھے بعدہ یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ
وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَ
لَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَهَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تمت